ماہنامہ
لاہور
نعت
۳۸
بستانِ نعت
جنوری 2006

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 19 واں سال

راجا غلام محمد [illegible] کی یاد میں جاری کیا جریدہ

ماہنامہ

نعت

لاہور

جلد 19 — جنوری 2006 — شمارہ 1

بُستانِ نعت

(مدیرِ اعزازی) ڈاکٹر سید ریاض حسین گیلانی ایڈووکیٹ

سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر — اظہر محمود

منیجر: راجا اختر محمود

پبلشر

راجا رشید محمود

صدر

ایوانِ نعت

رجسٹرڈ

قیمت:

15 روپے (عام شمارہ)

60 روپے (خصوصی شمارہ)

200 روپے (زرِ سالانہ)

عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، رحیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ اور ڈیزائننگ: ملک گرافکس، فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

پوسٹ کوڈ: 54500

ماہنامہ ''نعت'' لاہور ۔ نومبر ۲۰۰۵ء

(طرحی نعتیں ۔ حصہ نہم)

صفحات: ۲۰۰ — بہ الفاظ بحساب ابجد

''جلوہ گاہِ حبیبِ حق'' — ''کنزِ حُبِ جانِ جہاں'' — ''دلنواز یادِ محبوبِ حجازی''

سالِ طباعت: ۲۰۰۵ء — بہ الفاظ بحساب ابجد

''ذوقِ نعتِ اجملِ طیبہ''

قطعۂ تاریخ (سالِ طباعت)

''نعت'' جو ہے ماہنامہ دلپذیر
ترجمان و پاسبانِ نعت ہے
اس کا ایڈیٹر ہے اک مردِ رشید
خود بھی جو گوہر فشانِ نعت ہے
ہر مہینے اس کی جانب سے خوشا
پیش تازہ ارمغانِ نعت ہے
''نعت'' کا تازہ شمارہ بالیقیں
ایک زیبا گلستانِ نعت ہے
اس کی تاریخِ طباعت یوں کہی
''وسعتِ فیضِ جہانِ نعت'' ہے

۲۰۰۵ ع

''محتاجِ رحمتِ شاہِ بطحا'' (۱۴۲۶ھ)

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

گل ہائے عقیدت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چلا ئیں نعت گوئی میں اگر حسانؓ کے پیچھے
ردائف آگے آگے چل رہی تھیں' قافیے پیچھے

ذرا تم مسجدِ اقصیٰ کا لاؤ سامنے منظر
جو آگے آئے تھے' دیکھو گے' وہ سب ہیں کھڑے پیچھے

نتیجہ لابدی یہ تھا رسولِ رب (ﷺ) کی طاعت کا
وہ منزل پا گئے سارے' جو آقا (ﷺ) کے چلے پیچھے

نمونہ اس کو ٹھہرایا ہے یوں قرآں میں خالق نے
حیاتِ مصطفیٰ (ﷺ) کو دیکھیے اور آیئے پیچھے

ترے لب پر درودِ پاک ہو' دل میں محبت ہو
تو دیکھے گا' چلے آئیں گے سب بندے ترے پیچھے

یہ ہے سرکار (ﷺ) کی چوکھٹ' یہاں تو باادب رہنا!
کھڑا ہے کس لیے آگے۔ ارے پیچھے' ارے پیچھے!

اِدھر محمودؔ میں نے نعتِ سرور (ﷺ) پہ کمر باندھی
اُدھر کچھ بندے جیسے ہاتھ دھو کر پڑ گئے پیچھے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ سے چھوٹے گا نہ طیبہ کا حرم ہرگز کبھی
اور کسی جانب نہ اٹھیں گے قدم ہرگز کبھی

زندگی میں، قبر میں، پُل پر، سرِ میزانِ حشر
کم نہ ہو گا میرے آقا (ﷺ) کا کرم ہرگز کبھی

یہ جھکے کعبے کے آگے یا مدینہ دیکھ کر
اور کسی در پہ نہ کرنا سر کو خم ہرگز کبھی

سیرتِ محبوبِ یزداں (ﷺ) کو جو کر لو رہنما
پاؤ گے دُنیا و عُقبیٰ کا نہ غم ہرگز کبھی

کم نہ گر "صلِّ علیٰ" کا وِرد تم کرتے رہے
التفاتِ مصطفیٰ (ﷺ) ہو گا نہ کم ہرگز کبھی

حمد و نعت و منقبت ہی سے تعلّق ہے مرا
اور نہ کچھ لکھوں گا، میں رب کی قسم ہرگز کبھی

مدح گو محمودؔ جو آقا (ﷺ) کے ہیں، میرے لیے
ماسوا ان کے نہ ہو گا محترم ہرگز کبھی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی کھول سکے تار و پُودِ دیدہ و دل
تو پائے شہرِ نبی (ﷺ) تک حُدودِ دیدہ و دل

تعلّق اپنا رکھے گا مدیحِ سرور (ﷺ) سے
جو کوئی سمجھے گا میرا سُرودِ دیدہ و دل

تمام سر کے تو سجدے تھے شہرِ خالق میں
درِ نبی (ﷺ) پہ ہوئے تھے سجودِ دیدہ و دل

یہاں تو ان کا وجود و عدم برابر تھا
گئے مدینے تو پایا وجودِ دیدہ و دل

میں مُلک میں تھا تو کیفیتِ انقباض کی تھی
جمالِ قُبّہ ہے وجہِ کشودِ دیدہ و دل

دیارِ سرورِ کونین (ﷺ) تک پہنچتا ہے
سلامِ خامہ و لب اور درودِ دیدہ و دل

وصال و ہجرِ دیارِ رسولِ پاک (ﷺ) سے ہے
غیابِ دیدہ و دل اور شہودِ دیدہ و دل

جو یہ نہ ہوتی تو محمودؔ انشراح کہاں
نبی (ﷺ) کی یاد سے ٹوٹا جمودِ دیدہ و دل

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسان کے لیے ہے یہ معیارِ زندگی
مختارِ کائنات (ﷺ) ہوں مختارِ زندگی

یہ زندگی ملی ہے طفیلِ نبی (ﷺ) ہمیں
آخر لبوں پہ کیوں نہ ہو تذکارِ زندگی

جب بھی ضرورت آ پڑے کوئی تو یاد رکھ
سرکار (ﷺ) سا نہیں کوئی غم خوارِ زندگی

آقا و مولا (ﷺ) نے تو دیا تھا یہی سبق
اَقدارِ دیں ہوں مستقل اَقدارِ زندگی

وجہِ حیاتؐ سے جسے کوئی وِلا نہیں
اُس بدنصیب میں کہاں آثارِ زندگی

سرکار (ﷺ)! کر رہے ہیں مسلمان رہنما
سودا ضمیر کا سرِ بازارِ زندگی

محمودؔ میں مصیبتوں میں کس لیے پڑوں
غیرِ نبی (ﷺ) کا ذکر ہے آزارِ زندگی

☆☆☆
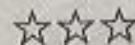
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرقِ اخلاص و عقیدت پہ ہے دستارِ خیال
مدحِ محبوبِ خدائے پاک (ﷺ) شہکارِ خیال

بیج بوؤ اس میں یادِ سرور و سرکار (ﷺ) کے
اس طرح سے پھولتا پھلتا ہے گلزارِ خیال

ایک پل میں جو مجھے طیبہ میں پہنچاتا رہا
جان سکتا ہے کوئی کس طرح رفتارِ خیال

میرے فن کا ظلمتِ افکار سے کیا واسطہ
نورِ مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) سے ہیں یہ انوارِ خیال

عاجزی ذکرِ رسولُ اللہ (ﷺ) میں ہے لازمی
تم کو لے ڈوبے گا اِس پہلو سے پندارِ خیال

اُس سے آگے تو فرشتہ تک نہ جا پایا کوئی
کھولتے ہیں قدسیانِ عرش اَسرارِ خیال

مصطفیٰ (ﷺ) کے رب نے کھائی ہے قسم کیوں اس طرح
اس کے بارے میں بھی تو کیجے گا اظہارِ خیال

طیبہ سے چلتی ہے اور آخر پہنچتی ہے وہیں
ایک ہی نکتے پہ دیکھی ہم نے پرکارِ خیال

ساتھ دیتا ہے مرا، میری عقیدت کا اثر
شاعرانِ عصر رہتے ہیں گرفتارِ خیال

ذکرِ طیبہ کر کے، پڑھتا ہوں درودِ مصطفیٰ (ﷺ)
عین ممکن ہے مرے شعروں میں تکرارِ خیال

غیرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی ثنا محمودؔ کیوں
نکبتِ افکار کہیے اس کو ادبارِ خیال

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسیں تر ہے یہ انقلابِ نظر
کہ ہے دیدِ طیبہ شبابِ نظر

ملیں حُبِّ سرکار (ﷺ) کی آیتیں
پڑھی جب کسی نے کتابِ نظر

دیار اور امصار سب دیکھ کر
ہے شہرِ نبی (ﷺ) انتخابِ نظر

در آئی شبیہِ درِ مصطفیٰ (ﷺ)
کھُلا میرا جس وقت بابِ نظر

رسائی دیارِ نبی (ﷺ) میں ہوئی
ملی مجھ کو تعبیرِ خوابِ نظر

درِ دل پہ طیبہ نے دیں دستکیں
اٹھا جب سے میرا حجابِ نظر

میں ہر امتحاں میں ہوا سرخرو
ہے تاریخِ طیبہ نصابِ نظر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار کی کھولی کتابِ جاں فزا
پا لیا طیبہ کا بابِ جاں فزا
چشمِ حیدرؓ کی عَلالت دور کی
وہ نبی (ﷺ) کا تھا لعابِ جاں فزا
آئے تو لائے جہانِ تار میں
سرورِ دیں (ﷺ) انقلابِ جاں فزا
محترم ہے، لائقِ تکریم ہے
شہرِ سرور (ﷺ) کی تُرابِ جاں فزا
سارے جل تھل ایک آخر کیوں نہ ہوں
آیا طیبہ سے سحابِ جاں فزا
تجربہ پایا ہے پی پی کر اسے
پانی ہے طیبہ کا آبِ جاں فزا
تم کہو گے جب "اغثنی یا نبیؐ (ﷺ)"
آئے گا اُن کا جوابِ جاں فزا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ محبوبِ ربِّ لم یزل (ﷺ) پر آ پئے بخشش
اِسے رکھا ہے سرکارِ جہاں (ﷺ) نے وا پئے بخشش
مجھ ایسا معصیت پیشہ بھی ہے طیبہ پئے بخشش
عنایت کی نظر درکار ہے آقا (ﷺ) پئے بخشش
حضوری کے لیے وردِ درودِ مصطفیٰ (ﷺ) کر لے
نعوتِ مصطفیٰ (ﷺ) صلِّ علیٰ تو گا پئے بخشش
جُونہی رویا ہے یادِ مسکنِ سرکار (ﷺ) میں کوئی
تو آ پہنچا نبی (ﷺ) کے لطف کا جھونکا پئے بخشش
عنایت رُستگاری کی ہوئی خیرات آقا (ﷺ) سے
مرا دستِ طلب طیبہ کو جب پھیلا پئے بخشش
سمجھ لے تجھ کو حاصل ہو گئیں اُسنادِ بخشش کی
جونہی شہرِ نبی (ﷺ) میں تیرا دل دھڑکا پئے بخشش
کرے ہر کام وہ تا مرگ پھر اہلِ جناں والے
ریاضِ جنّتِ آقا (ﷺ) میں جو پہنچا پئے بخشش

کہے جاتا ہوں نعتِ سرورِ عالم (ﷺ) تسلسل سے
اسی اک کام میں ہوں مطمئن خاصا پئے بخشش

ندا ہاتف کی آتی ہے یہ ہر صبح و مسا مجھ کو
ہوا ہے ماہنامہ ''نعت'' کا اجرا پئے بخشش

سنایا روزمرہ کا سبق صلوات کا میں نے
ہوا میزاں پہ میرا اس طرح سودا پئے بخشش

یہی محمودؔ سمجھایا ہے ''جاءُوکَ'' نے دنیا کو
ضروری ہے درِ سرکار (ﷺ) سے ناتا پئے بخشش

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو ایک بندۂ جرم و خطا گیا
لوٹا تو کھوٹا سکّہ بھی ہو کر کھرا گیا

جب میں نے اپنے آقا و مولا (ﷺ) کی مدح کی
اک نورِ عافیت مرے دل میں سما گیا

ہم عاصیوں پہ بھید یہ معراج کا کھلا
اک آشنا سے ملنے کو اک آشنا گیا

عصیاں شعار مجھ سا درِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ ہے
احساس ایک یہ مرے سر کو جھکا گیا

ڈھیروں کے ڈھیر اپنے گناہوں کے تھے مگر
دوزخ سے ہم کو ابروئے سرور (ﷺ) بچا گیا

نعتِ نبی (ﷺ) سنی جو فرشتے نے روزِ حشر
بخشش کا پرچہ ہاتھ میں میرے تھما گیا

واپس مڑا تو ہاتفِ غیبی پھر ایک بار
خوشخبریٔ حضوریٔ طیبہ سنا گیا

تعیینِ حیثیت شبِ اسرا میں ہو گئی
نکتہ "دنا" کا عظمتِ سرور (ﷺ) بتا گیا
حیرت زدہ لگے سبھی زُہّاد و پارسا
جنّت میں نام لیوا جو سرکار (ﷺ) کا گیا
محمودؔ فضلِ خالق و مالک سے روز میں
بعدِ نمازِ فجر حرم سے قُبا گیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) فیصلہ ہے فکر کا
اور اِس میں قلبِ احقر رہنما ہے فکر کا
سوچ کا طائر اڑا جاتا ہے طیبہ کی طرف
اور میرے لب پہ ہر دم ماجرا ہے فکر کا
میں روایاتِ شمائل کا ہوں شائق اس لیے
مصدر و محور جمالِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے فکر کا
لب پہ اسمِ مصطفیٰ (ﷺ) یا وِردِ صَلّی اللہ ہے
زُہد ہے تخییل کا' یہ اتّقا ہے فکر کا
نعت میں ہے مستقل اک ربط کی صورت یہاں
درحقیقت میرا وجدان آشنا ہے فکر کا
منزلِ افکارِ احقر قُبّۂ سرکار (ﷺ) ہے
جادۂ شہرِ پیمبر (ﷺ) راستہ ہے فکر کا
سوچ کی ہے ابتدا محمودؔ حمدِ پاک سے
اور نعتِ سرورِ کُل (ﷺ) ارتقا ہے فکر کا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچا جو میرے پیمبر (ﷺ) سے غنی کے آگے
ہاتھ پھیلائے گا کیسے وہ کسی کے آگے

اُس کی نظروں میں جچے کوئی بلندی کیسے
جو کھڑا پاؤ درِ مصطفوی (ﷺ) کے آگے

اُس کے آگے نہیں حیثیتِ جنت کوئی
جو پہنچ پایا ہے آقا (ﷺ) کی گلی کے آگے

میرے حالات سے واقف وہ سدا رہتے ہیں
کیسے حاجت مَیں کہوں اپنے سخی کے آگے

ہاتھ پھیلائے کھڑی سامنے اُس کے دُنیا
ہاتھ پھیلے ہیں کسی کے جو نبی (ﷺ) کے آگے

اس نے سرکار (ﷺ) کی تقلید کی کوشش کی ہے
دنیا آئینہ نہ کیوں ہوگی ولی کے آگے

اور محمودؔ مقدّر کی بلندی کیا ہے
شہرِ سرکار (ﷺ) ہے قسمت کے دُھنی کے آگے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہے تلخیصِ اسرارِ حقیقت
نبی (ﷺ) کی دیدِ دیدارِ حقیقت

اگر تُو ہے طلب گارِ حقیقت
نبی (ﷺ) کو مان شہکارِ حقیقت

درودِ پاک بعدِ حمدِ خالق
کبھی چھیڑو تو یوں تارِ حقیقت

ہیں ناصر اپنی اُمّت کے پیمبر (ﷺ)
حقیقت ہے یہ اقرارِ حقیقت

نبی (ﷺ) کو ماننا محبوب رب کا!
نہ کرنا دوست انکارِ حقیقت

مدینے میں نظر آئے ہیں ہم کو
اثر انگیز آثارِ حقیقت

نمونہ اس لیے ٹھہرائی رب نے
حیات ان (ﷺ) کی ہے معیار حقیقت
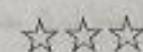
نبی (ﷺ) کی نعت کی لپٹوں سے یارو
پھلا پھولا ہے گلزارِ حقیقت
مدینے کی گلی کوچوں میں گھومو
بکھرتے دیکھو انوارِ حقیقت
چلا جو اتباعِ مصطفیٰ (ﷺ) میں
وہ ہے خوش بخت سرشارِ حقیقت

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بیاں نہ کیوں کھول کر میں کر دوں' تو مجھ سے پوچھے اگر حقیقت
حضور (ﷺ) ہیں دستگیر بے شک' حضور ناصر ہیں درحقیقت
ہے اتباعِ نبی (ﷺ) میں دل کا سکون اک معتبر حقیقت
چلے نہ آقا (ﷺ) کے حکم پر تو ضرر حقیقت' شرر حقیقت
انہیں دیا اختیار حق نے' ہر اک جہاں پر' ہر اک زماں پر
یہ نقش ہے فرش پر حقیقت' یہ ثبت ہے عرش پر حقیقت
نبی (ﷺ) کی توقیر' ادب یہاں کا پسندِ خلاقِ ہر جہاں ہے
جھکے گا جب مصطفیٰ (ﷺ) کے در پر تو جان پائے گا سر حقیقت
نبی (ﷺ) کا ذکرِ حسیں کیا تھا' فواکہاتِ بہشت پائے
کہ نخلِ الفت ہے گر حقیقت تو کیوں نہ ہو گا ثمر حقیقت
دیارِ انور کو اپنے جانے کا خواب جب بھی میں دیکھتا ہوں
بنا ہی دیتے ہیں میرے آقا (ﷺ) بہ سمتِ طیبہ سفر حقیقت
حقیقتیں لامکاں میں دو تھیں جو قربتوں میں بدل چکی تھیں
تھی اک وہاں منتظر حقیقت تو دوسری منتظر حقیقت

ڈہائی آقا حضور (ﷺ) کی دی' یا میں نے امداد اُن کی چاہی
غم و الم کی جو شام تھی وہ بنی بشکلِ سحر حقیقت

بُلاوا آتا رہے گا میرا دیارِ سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) سے
مِرے لیے یہ خبر حقیقت ہے اور اس کا اثر حقیقت

نبی (ﷺ) کا فرمان رب کا فرمان' رضا ہے ان کی رضا خدا کی
یہ دیکھ محمودؔ کر رہا ہے بیان اک مختصر حقیقت

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو تو اُبلتے ہیں پئے اظہار اُجالے
تذکارِ نبی (ﷺ) نے مرے اشعار اُجالے

یہ شہرِ نبی' شہرِ نبی' شہرِ نبی (ﷺ) ہے
انوار ہیں وافر تو ہیں بسیار اُجالے

ظلمت کا جہاں شائبہ تک ہم نے نہ دیکھا
ہیں طیبہ و مکّہ میں وہ شہکار اُجالے

وہ رُوئے پیمبر (ﷺ) پہ تھا انوار کا عالم
اصحابؓ نے پائے پئے رُخسار اُجالے

سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی محبت کی اذاں سے
سوئے ہیں اندھیرے' ہُوئے بیدار اُجالے

دن رات نظر آتے ہیں وہ نکھرے ہوئے سے
دیدارِ پیمبر (ﷺ) سے ہیں سرشار اُجالے

جن پر نہیں واعظمتِ سرور (ﷺ) کی حقیقت
ان عقل کے اندھوں کو ہیں درکار اُجالے

اب دُنیا میں ظلمات کا خطرہ ہی نہیں ہے
لائے جو یہاں سیّدِ ابرار (ﷺ) اُجالے

جو لوگ رذائل کی سیاہی کا نشاں تھے
سرکار (ﷺ) نے اُن لوگوں کے کردار اُجالے

ظلمات کے گرداب میں ہیں سارے مسلماں
سرکار اُجالے! مرے سرکار (ﷺ) اُجالے!

تم پہنچو تو محمودؔ درِ سرورِ دیں (ﷺ) پر
دیکھو گے بہت سے سرِ ابصار اُجالے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اس میں ہے حُسنِ عقیدت کا ثمر ہر شکل میں
نعت ہے حُسنِ ہُنر، حُسنِ ہنر ہر شکل میں

تو جھکا محبوبِ رب (ﷺ) کے آگے سر ہر شکل میں
جو کہا سرکارِ والا (ﷺ) نے، وہ کر ہر شکل میں

سر جھکائے، جھولی پھیلائے، لرزتے کانپتے
مجھ کو کرنا ہے مدینے کا سفر ہر شکل میں

اتباعِ سرورِ عالم (ﷺ) ہے اصلِ زندگی
یوں تو یہ کرنی ہی پڑتی ہے بسر ہر شکل میں

رات دن وردِ درودِ پاک میں مشغول رہ
پائے گا اے دوست! تو اِس کا اثر ہر شکل میں

ہو عبادت کے لیے، یا ہو عقیدت کے لیے
سر کو چوکھٹ پر مرے آقا (ﷺ) کی دھر ہر شکل میں

دنیا و عُقبیٰ کی ہر مشکل میں ہوتی ہے مُمد
کرتی رہتی ہے کرم اُن کی نظر ہر شکل میں

وہ قلم کے بل پہ لکھتا یا بیاں کرتا رہا
مدح گو سرکار (ﷺ) کا تھا مُعتبر ہر شکل میں

شاملِ حال آقا و مولائے کُل (ﷺ) کی ہے عطا
ہیں مرے سرکار (ﷺ) میرے چارہ گر ہر شکل میں

سایۂ الطافِ سرکارِ جہاں (ﷺ) میں رہ مُدام
دور ہو گا تجھ سے شر، تجھ سے ضرر ہر شکل میں

طیبہ پہنچاتی ہے، لاتی ہے سحابِ التفات
کام آتی ہے مری یہ چشمِ تر ہر شکل میں

زندگی میری کا ہے محمودؔ ہر لمحہ گواہ
وہ (ﷺ) کرم فرما رہے المختصر ہر شکل میں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
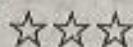
قسمت پہ مُفتخر نہ ہو کیونکر یہ ہر نفس
مدحت سرا نبی (ﷺ) کا ہے احقر یہ ہر نفس

مجھ کو ہر ایک سانس نویدِ نجات ہے
پڑھتا ہوں میں درود برابر یہ ہر نفس

نیکی کے راستے پہ چلو گے تو بے گماں
محبوبِ رب (ﷺ) کو پاؤ گے رہبر یہ ہر نفس

درکار ہے یہاں پہ بھی امداد آپ (ﷺ) کی
دنیا میں بھی بپا ہُوا محشر یہ ہر نفس

دارُالشفائے سرورِ کُل (ﷺ) کو رجوع ہو
اپنی صحت کو پائے گا بہتر یہ ہر نفس

روضہ نبی (ﷺ) کا نقش جو کر لے گا آنکھ پر
لاہور میں بھی دیکھے گا منظر یہ ہر نفس

یہ ہے کرشمہ میرے تصوّر کا بالیقیں
چوکھٹ پہ مصطفیٰ (ﷺ) کی جھکا سر یہ ہر نفس

۷ ابرِ کرم نے طیبہ اقدس سے آ لیا
یادِ نبی (ﷺ) میں آنکھیں جو ہیں تر بہ ہر نفس

۸ اندیشۂ شدایدِ دُنیائے دُوں نہیں
ہیں میرے دستگیر پیمبر (ﷺ) بہ ہر نفس

احساس ہو رہا ہے بہ ہر دم کہ ہیں نبی (ﷺ)
امداد گار و ناصر و یاوَر بہ ہر نفس

محمودؔ فضلِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) سے ہے
حامدِ خدا کا، اُن کا ثنا گر بہ ہر نفس

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱ اے دوستو! تعلّق دل کا صلہ بھی دو
تدفینِ شہرِ نور کی مجھ کو دعا بھی دو

حمدِ خدا کو صفحۂ قرطاس پہ لکھو
ہونٹوں کو اذنِ مدحِ حبیبِ خدا (ﷺ) بھی دو

۱۰ یہ ہے درِ رسول (ﷺ)، یہاں باادب رہو
اے زائرو! یہاں پہ سروں کو جھکا بھی دو

کرتے تو ہو شمار فرشتو! مرے گناہ
نعتِ رسولِ پاک (ﷺ) کی مجھ کو جزا بھی دو

رب اور حضور (ﷺ) ہیں تو نبی (ﷺ) اور علیؑ بھی ہیں
میرے کریم دو ہیں، مرے رہنما بھی دو

ہو تا کہ ایک کیفیتِ وجدان کو نصیب
نغمہ نبی (ﷺ) سے اُنس و وفا کا سُنا بھی دو

محمودؔ بھی مثالِ بُصیریؒ علیل ہے
لوگو! اسے دعائے حصولِ ردا بھی دو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں خوشی کی آخری سرحد پہ آ گیا
مُرغِ خیال آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد پہ آ گیا

جب درس ہائے الفتِ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ آ گیا
ضَفدَع سے پیچھے ہٹ کے مَیں ابجد پہ آ گیا

آبا رہے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے الفت کے مُدّعی
صد شکر میں بھی راہِ اب و جد پہ آ گیا

آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں پہنچا تو کیا حجاب
تمہید کے بغیر ہی مقصد پہ آ گیا

سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے رنگ و نسل کی تفریق کے خلاف
انسان فرقِ ابیض و اسود پہ آ گیا

شاعر ہے تو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت کا ذکر کر
کیوں تذکرۂ خال و خد و قد پہ آ گیا

بچپن ہی سے میں تربیتِ والدین سے
تقلیدِ رب میں مدحِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ آ گیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب پڑھا "صَلِّ علیٰ" رات کی تنہائی میں
آیا فی الفور وہیں خضرِ شکیبائی میں

سوچ تو پائے اضافہ وہ توانائی میں
یہ سلیقہ ہو مدینے کے تمنائی میں

قُبّۂ روضۂ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ نظر پڑتے ہی
ایک لُکنت سی در آئی مری گویائی میں

حفظِ ناموسِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) میں وہ جاں دیتا ہے
یہ وِلا پائی ہے سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شیدائی میں

جتنا معراج کے اَسرار کو کوئی سوچے
شائبہ کوئی دُوئی کا نہیں یکتائی میں

اس پہ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت کا اثر کم کم ہے
فرق جو کر نہ سکے کِذب میں، سچائی میں

آنکھ کی پُتلی پہ جب شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اُترا
نور کچھ اور اُتر آیا ہے بینائی میں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لا سکتی ہے تو لا کوئی بادِ صبا خبر
ہم کو کوئی دیارِ نبی (ﷺ) کی سنا خبر

پاتا ہوں اپنے آپ کو میں ان کے سامنے
ہیں میری بات بات سے سرکار (ﷺ) باخبر

میں نے کہی جو نعت تو پائیں سکینتیں
ہے گویا ابتدا بھی خبر، انتہا خبر

دن رخ کی، رات زلفِ نبی (ﷺ) کی ہے اطلاع
دیتے ہیں مصطفیٰ (ﷺ) کی یہ صبح و مسا خبر

کعبہ ہے محترم مجھے حکمِ رسول (ﷺ) سے
تحویلِ قبلہ میں ہے نبی (ﷺ) کی رضا خبر

اب کے میں جاؤں شہرِ نبی (ﷺ) میں تو یا خدا!
دے مجھ کو اپنے آنے کی اُس جا قضا خبر

محمودؔ ہے بہشتِ بریں تیری منتظر
سرکار (ﷺ) سے ہے پیار کا یہ اک صلہ خبر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح و جاں کے گرد ہیں نورِ نبی (ﷺ) کے حاشیے
"روشنی دل میں اتر آئی نظر کے راستے"

مرتبے اس کو درِ خالق سے ملتے ہیں بڑے
جس کی پیشانی درِ سرکارِ والا (ﷺ) پر جھکے

جو تھے محرومِ عنایت، دیکھتے ہی رہ گئے
خوش نصیب افراد شہرِ سرورِ کُل (ﷺ) کو چلے

منتظر ان کے ہیں جنّت میں فرشتوں کے پرے
جن بھی بختوں کے چہرے گردِ طیبہ میں اَٹے

دنیا و عقبیٰ میں ہیں امداد گر آقا (ﷺ) مرے
کام آ سکتے نہیں جو آسرے ہیں . دوسرے

مصطفیٰ (ﷺ) کی جنبشِ ابرو سے ہوں گے فیصلے
حشر میں ہوں گے شفاعت یاب ہم ایسے بُرے

رہنما جن کے رہے ہیں نقشِ پا سرکار (ﷺ) کے
وہ حصارِ رحمتِ مختارِ کُل (ﷺ) میں آ گئے

الفتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کے تھے جذبے کھرے
اشک جو مجبوریٔ بطحا و طیبہ میں بہے

چھوڑ کر طیبہ میں اپنے روح و دل کو آ گئے
واپسی پر گو کہ ہم لگتے ہیں جیتے جاگتے

جب خدا اک، اُس کی رسّی ایک ہے سب کے لیے
اُمّتِ سرکارِ والا (ﷺ) میں ہیں کیوں اتنے دھڑے

نعت کے اشعار گو سب نے عقیدت سے کہے
یہ ضروری ہے کہ ہوں اس کے بھی فنّی تجزیے

کس لیے محمودؔ مہرِ روزِ محشر سے ڈرے
کیسی حدّت، کیا تمازت آپ (ﷺ) کے پرچم تلے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحتِ سرور (ﷺ) جو کرنی ہو ہُنر کے راستے
شعر تک جانا حروفِ مُعتبر کے راستے

استجابِ عرض کو لازم ہے آقا (ﷺ) پر درود
رب نے کھولے یوں دعاؤں کے اثر کے راستے

لامکاں منزل تو تھی اسرٰا کی شب سرکار (ﷺ) کی
جانے کیا تھے اور کتنے تھے سفر کے راستے

ایک مرضی پا گیا، دُوجا اشارے پر چلا
ہو گئے تبدیل یوں شمس و قمر کے راستے

منزلِ جنّت ہے انساں کی پہنچ میں دوستو
یوں کہ وہ ہیں سامنے طیبہ نگر کے راستے!

ذکر کرنا ہو تو سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا کرو
لو تو لو تم مسکنِ خیر البشر (ﷺ) کے راستے

سیرتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کو رکھنا آنکھ میں
دیکھنا چاہو جو بہبودِ بشر کے راستے

ابرِ لطفِ سرورِ عالم (ﷺ) حیات افروز ہے
اس کی آمد ہے تو ہے بس چشمِ تر کے راستے

التفاتِ مصطفیٰ (ﷺ) کو قبۂ سرکارؐ سے
روح و جاں تک لے کے جانا تم نظر کے راستے

اتباعِ مصطفیٰ (ﷺ) کے راستے کو چھوڑ کر
ہم لیے بیٹھے ہیں جانے کیوں ضرر کے راستے

تم پھٹکنا مت قریب ان کے، نبی (ﷺ) کا حکم ہے
دلنشیں ہوتے تو ہیں محمودؔ شر کے راستے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات یہ طیبہ نے سمجھائی نظر کے راستے
جا ارم کو آج شیدائی نظر کے راستے

آپ نے پہنچائی دستاویز بخشش روح تک
روزِ محشر میری شرمائی نظر کے راستے

جنتُ الفردوس کی منزل کو اُس نے جا لیا
راہِ طیبہ جس نے بھی پائی نظر کے راستے

جب دُنا کے قصر میں پہنچے حبیب کبریا (ﷺ)
قرب میں بدلی شناسائی نظر کے راستے

جب سے دیکھیں اُسوۂ محبوب رب (ﷺ) کی تابشیں
آئی جان و دل میں اچھائی نظر کے راستے

لب سے ہم نے کی درودِ پاک کی عظمت بیاں
الفتِ سرکار (ﷺ) پھیلائی نظر کے راستے

حُسن تھا پنہاں احادیثِ رسولُ اللہ (ﷺ) میں
میری جاں اِس حُسن کو لائی نظر کے راستے

چشم رحمت نے عطا کی زندگی جاوداں
کی نبی (ﷺ) نے یوں مسیحائی نظر کے راستے
حاضری پر کر لیا تھا میری آنکھوں نے وضو
دیکھا یوں قبہ کو دھندلائی نظر کے راستے
لطفِ سرور (ﷺ) ہے کہ ہم نے قلب وجان وروح میں
آنے دی طیبہ کی زیبائی نظر کے راستے
جب میں آنکھیں موند کر پڑھنے لگا ''صلِّ علیٰ''
مرحمت آقا (ﷺ) کی در آئی نظر کے راستے
جن کی آنکھوں کا ہدف غیرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہو
پائیں ذلت، جھیلیں رسوائی نظر کے راستے
جب نظارہ، مسجدِ سرکار (ﷺ) کا ہم نے کیا
''روشنی دل میں اتر آئی نظر کے راستے''
سیرتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کے گوشے دیکھ کر
''روشنی دل میں اتر آئی نظر کے راستے''
نقش وہ محمودؔ قلب و ذہن پر ہوتی گئی
بات جو آقا (ﷺ) نے سمجھائی نظر کے راستے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ خیرالبشر (ﷺ) آئی نظر کے راستے
روح و جاں میں گھر جو کر آئی نظر کے راستے
دیکھا کیا سرکارِ والا (ﷺ) کے دیارِ پاک کو
میری ہر اُمید بر آئی نظر کے راستے
ایک تصویرِ عطائے سرورِ کون و مکاں (ﷺ)
رات کے پچھلے پہر آئی نظر کے راستے
مجھ سے عاصی کی نگاہوں میں دیارِ نور تھا
شامِ ظلمت میں سحر آئی نظر کے راستے
نعت پر مجھ کو لگایا قبہ سرکار (ﷺ) نے
یہ نویدِ معتبر آئی نظر کے راستے
میں نے قرآں میں شمائل مصطفیٰ (ﷺ) کے پڑھ لیے
''روشنی دل میں اتر آئی نظر کے راستے''
میں نے جب طیبہ میں دیکھا ہے اثر توحید کا
ضرب اس کی قلب پر آئی نظر کے راستے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لیتے ہو پیمبر (ﷺ) کا اگر نامِ مبارک
لائے گا قیامت کو ثمر نامِ مبارک

تسکین و طمانیتِ دل پاؤ ہمیشہ
رکھتا ہے عجب جذب و اثر نامِ مبارک

جاری ہو کسی خامے پہ تو آنکھ کے رستے
لاتا ہے عقیدت کے گہر نامِ مبارک

دیکھو کہ درخشندہ و تابندہ ہیں چہرے
لیتے ہیں جو خورشید و قمر نامِ مبارک

ہر شام درود آقا و مولا (ﷺ) پہ پڑھو تم
سرکار (ﷺ) کا لو پہلے پہر نامِ مبارک

جس جا پہ پیمبر (ﷺ) کے سوا کوئی نہ پہنچا
لاتا ہے وہاں کی بھی خبر نامِ مبارک

محمودؔ ترے سرور و سرکار (ﷺ) کے سارے
اسمائے صفت خوب ۔ مگر نامِ مبارک!

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے مجھ کو مصطفیٰ (ﷺ) کا سائلِ در کر دیا
اس طرح سے میرے مستقبل کو بہتر کر دیا

یہ محبت کی اثر انگیزیوں کا حُسن ہے
نورِ خالق نے نبی (ﷺ) کو نور پیکر کر دیا

اصل کو دھندلا دیا تھا معصیت کی دھول نے
گردِ طیبہ نے مرا چہرہ منوّر کر دیا

مجھ سے عاصی کی پزیرائی مدینے میں ہوئی
رب نے ہر اشکِ ندامت میرا گوہر کر دیا

میں وسیلہ لے کے آیا تھا درودِ پاک کا
مجھ کو کشکولِ طلب سرکار (ﷺ) نے بھر کر دیا

کارفرمائی تو دیکھو دوستو! معراج کی
جو تھا پس منظر اسی کو پیش منظر کر دیا

رشتۂ الفت نبی (ﷺ) سے جس کا تھا اللہ نے
جنت الفردوس کو اس کا مقدّر کر دیا

یہ مرے سرکار (ﷺ) کی چشمِ کرم کا فیض ہے
قطرے کو دریا تو دریا کو سمندر کر دیا

یہ ہُوا معلوم ہم کو حشر کے ہنگام میں
آبِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) کو رب نے کوثر کر دیا

میں کہاں کا صاحبِ علم و ہنر تھا دوستو
نعت کی خاطر مشیت نے سخنور کر دیا

ایک سلطاں کے وفورِ الفتِ سرکار (ﷺ) نے
قبۂ سرکار (ﷺ) کو ابیض سے اخضر کر دیا

لطفِ رب محمودؔ پر دیکھو کہ اِس بے علم کو
مدحتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کا خوگر کر دیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر سمت اِنبساط ہے، لطف و سرُور ہے
یہ دن ہے وہ کہ جس میں نبی (ﷺ) کا ظہور ہے

تم اِکتسابِ نور کے قابل تو لاؤ دل
ہر ذرۂ مدینۂ سرکار (ﷺ) طور ہے

جس نے ہر ایک چیز سے پردہ اُٹھا دیا
ایسا حبیبِ خالقِ اکبر (ﷺ) کا نور ہے

بخشش کی اس کو ساری ہی اسناد مل گئیں
جو زیرِ لطفِ شافعِ یومِ النشور ہے

طیبہ رسائی اُن کے کرم پر ہے منحصر
نزدیک اُس سے بڑھ کے ہے، جتنا کہ دور ہے

زر والے اس کو رشک سے تکتے رہیں نہ کیوں
سرمایہ جس کا مدحِ حبیبِ غفور (ﷺ) ہے

احساس جس کو عظمتِ سرکار (ﷺ) کا نہیں
کچھ شک نہیں کہ عقل میں اس کی فتور ہے

قرآں ہے جس کے سامنے، سیرت نظر میں ہے
آقا (ﷺ) کی عظمتوں کا اُسی کو شعور ہے

تا آنکہ ہو بقیعِ مقدس میں داخلہ
ہر سال مجھ کو طیبہ پہنچنا ضرور ہے

اس کا رسولِ پاک (ﷺ) کی سیرت سے واسطہ؟
وہ آدمی جو نشۂ دولت میں چُور ہے

میں چاکرانِ سرورِ دیں (ﷺ) کی ہوں خاکِ پا
مجھ کو غرور ہے تو بس اتنا غرور ہے

روشن اسی کے فیض سے محمودؔ ہے جہاں
وہ جس کی عادتوں میں ضیائے حضور (ﷺ) ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چین لکھتا ہو راوی تو کوئی بات بھی ہے
کُھلے جو طیبہ کو کھڑکی تو کوئی بات بھی ہے

نبی (ﷺ) کی بات ہے خوشنودیٔ خدائے جلیل
ہو لب پہ بات انھی کی تو کوئی بات بھی ہے

ملا کسی کو جو آبِ حیات بھی، تو کیا
جو پائے طیبہ کا پانی تو کوئی بات بھی ہے

نگاہ میں تو نمی اک مَرَض بھی لاتا ہے
جو تیری روح ہو گیلی تو کوئی رات بھی ہے

اڑان دیکھی ہے ہم نے خیالِ شاعر کی
اُڑے جو طیبہ کو پنچھی تو کوئی بات بھی ہے

درود آقا و مولا (ﷺ) پہ تو کثیر پڑھے
یہ تیرے پاس ہو پونجی تو کوئی بات بھی ہے

رضا حضور (ﷺ) کی لاریب ہے رضا رب کی
نبی (ﷺ) کی پاؤ جو مرضی تو کوئی بات بھی ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدمین میں جو لوگ کھڑے ہیں، وہ کھڑے ہیں
لگتا ہے کہ وہ لاٹھ کی صورت میں گڑے ہیں
ہر عظمتِ سرکار (ﷺ) کا قائل ہے ہمارا
ہم دشمنِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) سے لڑے ہیں
جو طاعت و تقلیدِ پیمبر (ﷺ) میں ہیں کوشاں
وہ بندے حقیقت میں بہت ہم سے بڑے ہیں
آقا (ﷺ) کے نمونے پہ عمل کرنا ہے مشکل
لمبی ہے مسافت بھی بہت، کوس کڑے ہیں
جن لوگوں کی سرکار (ﷺ) سے الفت میں ہے خامی
وہ لوگ حقیقت میں مصائب میں پڑے ہیں
اپنا سا بشر آقا (ﷺ) کو کہتے ہیں جو بدبخت
قرآں کا نہیں ان پہ اثر، چکنے گھڑے ہیں
سمجھوتا کبھی عظمتِ سرور (ﷺ) پہ نہ ہو گا
اس بحث میں حق بات پہ محمودؔ اڑے ہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں مجھے "صلِّ علیٰ" نے اپنا شیدا کر لیا
میں نے خود کو ساتھیوں میں ہوتے تنہا کر لیا
ہم نے خود کو عازمِ طیبہ و بطحا کر لیا
زخم ہائے معصیت کا یوں مداوا کر لیا
مصطفیٰ (ﷺ) کے نام لیواؤں نے اندھیاروں میں بھی
ذکرِ نورِ سرورِ کل (ﷺ) سے اجالا کر لیا
امِّ معبدؓ، ابنِ عازبؓ سے ملے ایسے نکات
نقش دل پر ہم نے آقا (ﷺ) کا سراپا کر لیا
اشجعِ عالم نبی (ﷺ) کو دیکھ کر غزوات میں
دل جو تھا کمزور، اسے ہم نے توانا کر لیا
اپنی سیرت کے ذریعے، اپنے حسنِ خلق سے
دشمنانِ جاں کو بھی آقا (ﷺ) نے اپنا کر لیا
بے تعلق زندگی اپنی رہی ظلمات سے
شامِ غم میں ذکرِ آقا (ﷺ) سے سویرا کر لیا

حاضری طیبہ کی ایسی تھی کہ اپنے آپ کو
ہم نے ہر اک شے سے محرومِ تمنّا کر لیا
معصیت کے گُچھے لائے پیٹھ پر لادے ہوئے
مصطفیٰ (ﷺ) کے در پہ رو کر بوجھ ہلکا کر لیا
ہم نے بھی آگے فرشتوں کے رکھیں نعتیں تمام
جب انھوں نے جمعِ عصیاں کا پُلندا کر لیا
دے کے چشمِ تر کو اس جا اذنِ عرضِ حال کا
مسکنِ سرور (ﷺ) میں ہم نے خود کو گونگا کر لیا
وہ تھے خوش قسمت جنھوں نے شہرِ سرور (ﷺ) دیکھ کر
بعد ازاں آنکھوں کو محرومِ تماشا کر لیا
ہو کے طیبہ میں پیمبر (ﷺ) کے کرم سے مستفید
ہم نے دنیا سے الگ ہونا گوارا کر لیا
قابلِ نورِ پیمبر (ﷺ) ہو گیا محمودؔ بھی
یوں مقدّر اس نے بھی اپنا مجلّا کر لیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہیں ہوں مصفّٰی خواہشِ دیدار سے پہلے
وضو لازم ہے دیدِ قبۂ سرکار (ﷺ) سے پہلے
ہے میثاق وہ اِن کی بشارت دیتے آئے تھے
رسول آئے تھے جتنے سیّدِ ابرار (ﷺ) سے پہلے
اثر ہونٹوں سے پہلے قلب پہ ہوتا ہے نعتوں کا
کہ دل بھیگا مرا میرے لبِ اظہار سے پہلے
خدا پہلے سے تھا لیکن بتایا ہم کو سرور (ﷺ) نے
عقیدت یوں ہے لازم اُن سے رب کے پیار سے پہلے
رسولِ محترم (ﷺ) سے اُنس و الفت کا تقاضا ہے
کہ ہو کردار تابندہ تریں گفتار سے پہلے
کسی صورت میں کر بیٹھو جو کوئی ظلم جانوں پر
درِ سرور (ﷺ) پہ جانا آپ استغفار سے پہلے
مرے نزدیک یہ محمودؔ حق ہے نعتِ سرور (ﷺ) کا
کرے مدحِ رسولِ پاک (ﷺ) دل اشعار سے پہلے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنا آپ اپنا تشخص کر فدا
اسمِ سرور (ﷺ) پہ ہو یہ اکثر فدا

حاضریٔ طیبۂ سرکار (ﷺ) پہ
دل ہوا میرا سرِ منظر فدا

رات کو ہوتے نظر آئے ہمیں
خاکِ طیبہ پہ مہ و اختر فدا

کرتے تھے جاں سارے اصحابؓ نبی (ﷺ)
رُوئے سرکارِ مدینہ (ﷺ) پہ فدا

موقع آیا تو کروں گا یا نبی (ﷺ)!
آپ کے ناموس پہ گھر بھر فدا

صُبح کو ہوتا ہے سورج آج بھی
سرورِ عالم (ﷺ) کے قدموں پہ فدا

حُرمتِ سرکار (ﷺ) ہے محمودؔ جی
جان علمؒ الدینؒ نے کی جس پہ فدا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سرکار (ﷺ) کا اکرام جہاں ہوتا ہے
اُس جگہ رب کی عنایت کا سماں ہوتا ہے

شکل ہے سُود کی کوئی کہ زیاں ہوتا ہے
اسمِ سرکار (ﷺ) مرے وردِ زباں ہوتا ہے

جب مرے لب پہ پیمبر (ﷺ) کا بیاں ہوتا ہے
صاف و شفاف مرا قریۂ جاں ہوتا ہے

اور جو ذکر ہے، وہ بارِ گراں ہوتا ہے
ذکرِ سرکار (ﷺ) مجھے راحتِ جاں ہوتا ہے

رُخ نکھرتا ہے جو پڑھتا ہوں درودِ سرور (ﷺ)
رازِ الفت کا تو چہرے سے عیاں ہوتا ہے

یوں یقیں ہوتا ہے امدادِ رسولِ حق (ﷺ) پہ
صرف اک حرفِ غلط حرفِ گماں ہوتا ہے

وہ سمجھ پاتے ہیں محمودؔ "دُعا" کا مفہوم
وا ولا والوں پہ ہر رازِ نہاں ہوتا ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کی نعت کے بارے میں استمرار کا وعدہ
ازل کے دن سے ہے رب سے مرے افکار کا وعدہ

کہوں گا نعت بھی اور حکم بھی آقا (ﷺ) کا مانوں گا
یہ ہے گفتار کا وعدہ، یہ ہے کردار کا وعدہ

کرو پورا عزیزانِ گرامی اپنے عملوں سے
رسولِ پاک (ﷺ) کے اخلاق کے پرچار کا وعدہ

دُعائیں روزِ محشر کے میں جلد آنے کی کرتا ہوں
کہ اس دن ہو گا پورا آپ (ﷺ) کے دیدار کا وعدہ

عطا فرمائیں گے اسنادِ بخشش آپ میزاں پر
یہ ہے خاطی کے بارے میں شہِ ابرار (ﷺ) کا وعدہ

حقیقت ہے، سبھی روحوں نے سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے
کیا تھا خُلق کا، احسان کا، ایثار کا وعدہ

کروں گا خدمتِ نعتِ پیمبر (ﷺ) آخری دم تک
یہ ہے سرکار (ﷺ) کے ادنیٰ سے پیروکار کا وعدہ

نبی (ﷺ) کی بات کو محمود سمجھو رب کا فرمانا
خدا کا ہے حقیقت میں، جو ہے سرکار (ﷺ) کا وعدہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہیں رُکے نہ نبی (ﷺ) ایزداں کے رستے میں
پڑاؤ آئے کئی لامکاں کے رستے میں

مری حیات ہے شاداب یوں کہ حائل ہے
بہارِ روضۂ اقدس خزاں کے رستے میں

مجھے تو ہوش نے پہنچایا شہرِ سرور (ﷺ) تک
ملی ہے بے خودی سُود و زیاں کے رستے میں

میں سوچ سوچ کے نعتِ حضور (ﷺ) لکھتا ہوں
فتاویٰ ملتے ہیں زورِ بیاں کے رستے میں

رسا ہوئے ہیں رسولِ کریم (ﷺ) کے در پر
نہ پائی کوئی بھی اڑچن وہاں کے رستے میں

مجھے کہا گیا، ہر وقت مت درود پڑھو
بہت تھا شور وفا کی اذاں کے رستے میں

وگرنہ شعر میں نعتوں کے اور بھی لکھتا
تخیلات تھے حائل زباں کے رستے میں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ اسمِ سرورِ کونین (ﷺ) میں مشغول ہو
رب اگر توفیق دے تو یہ ترا معمول ہو
اور آگے بڑھتے رہنا چاہیے اس راہ میں
ہر کلی سرکار (ﷺ) کی اُلفت کی، کھل کر پھول ہو
میرے سر آنکھوں پہ، میرے جسم پر، پوشاک پر
یا خدا! شہرِ رسولِ محترم (ﷺ) کی دھول ہو
اس لیے رکھتا ہوں ٹیلی فون دل کا میں کھلا
جانے کب اذنِ حضوری کی خبر موصول ہو
کر بجان و قلب ہر ایسی روایت کو قبول
جو فضائل میں رسولِ پاک (ﷺ) کے، منقول ہو
اور نامقبول ہو سکتی ہے تیری ہر دعا
صرف آقا (ﷺ) پہ درودِ پاک ہی مقبول ہو
اس لیے کرتا ہوں میں محمودؔ مدحِ مصطفیٰ (ﷺ)
بات کرنا چاہیے ایسی کہ جو معقول ہو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے جو مدینے سے بشر اذنِ حضوری
ہے بُعد کی راتوں کی سحر اذنِ حضوری
سرکار (ﷺ) عطا کر دیں اگر اذنِ حضوری
ہے ان کی عنایت کا ثمر اذنِ حضوری
ملتا ہے فقط حُسنِ عقیدت کے اثر سے
پاتی ہے کہاں دولت و زر اذنِ حضوری
اے دوست! مدینے کی جو ہے آنکھ میں حسرت
پا لے گا ترا دیدۂ تر اذنِ حضوری
دوری ہے مدینے کی، مری روح کا سُوہان
ہے میرے لیے اچھی خبر اذنِ حضوری
بے حدّ و حساب اپنے پیمبر (ﷺ) کے ہیں اَلطاف
خوشخبری بڑی سب سے مگر اذنِ حضوری
محمودؔ مرے اوجِ مقدّر کو تو دیکھو
کرواتا ہے ہر سال سفر اذنِ حضوری

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم یوں ہوئے فقیر رسالت مآب (ﷺ) کے
اکرام ہیں کثیر رسالت مآب (ﷺ) کے

کردار حُسنِ خلق کے حامل ہیں جس قدر
سب ہیں اثر پذیر رسالت مآب (ﷺ) کے

جو ہے حرم مدینے کا، اس کی حدود ہیں
ثَور اور جبلِ عَیر رسالت مآب (ﷺ) کے

ہیں خالقِ زمانہ کے جتنے بھی اولیاءؒ
سارے ہیں وہ سفیر رسالت مآب (ﷺ) کے

بوجہل و بولہب رہے بدخواہِ مصطفیٰ (ﷺ)
بوبکرؓ تھے مشیر رسالت مآب (ﷺ) کے

مصداق سب وہ لوگ ہیں حرفِ ''زنیم'' کے
جتنے ہیں حرف گیر رسالت مآب (ﷺ) کے

محمودؔ جو ترازو دلِ کفر میں ہوئے
اخلاق کے تھے تیر رسالت مآب (ﷺ) کے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُدسیانِ عرش ہم کو باوفا کہنے لگے
جب سے ہم ''صلِّ علیٰ'' صبح و مسا کہنے لگے

روزِ میثاق آقا و مولائے ہفت افلاک (ﷺ) کو
مقتدا و رہنما سب انبیاءؑ کہنے لگے

پڑھ کے ترضٰھا کلامِ خالقِ کونین میں
ہم رضائے رب کو آقا (ﷺ) کی رضا کہنے لگے

دیکھ کر سرکار (ﷺ) کے جُود و سخا کی صورتیں
مرحبا، صلِّ علیٰ سارے گدا کہنے لگے

دیکھا انسانوں نے اپنے جیسی صورت میں جنھیں
نُوریانِ قُدس انھیں نورِ خدا کہنے لگے

جب سے ہو آیا ہوں شہرِ سرورِ کونین (ﷺ) سے
لوگ مجھ سے کھوٹے سکّے کو کھرا کہنے لگے

دل کی آنکھوں سے جنھوں نے دیکھا شہرِ مصطفیٰ (ﷺ)
وہ قمر کو خاکِ طیبہ کی ضیا کہنے لگے

تجزیہ کارانِ فطرت آخرش محمودؔ جی
آبِ شہرِ نور کو آبِ بقا کہنے لگے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مٹی میں تُو خودی کو انا کو مٹا کے کہ
آقا (ﷺ) کے در پہ کہنا ہو جو سر جھکا کے کہ
نامِ حضور (ﷺ) لے کے خوشی سے تُو رقص کر
نعتِ رسولِ ہر دو جہاں (ﷺ) گنگنا کے کہ
از رُوئے عجز اپنے رسولِ کریم (ﷺ) سے
ابرِ کرم کے واسطے آنسو بہا کے کہ
خالق محب ہے اور ہیں محبوب مصطفیٰ (ﷺ)
جو کہنا ہو خدا کو نبی (ﷺ) کو سنا کے کہ
تقلید ہے یہ خالقِ ہر کائنات کی
"صَلِّ عَلیٰ" کی بات تُو خود کو بھلا کے کہ
تو اپنے دل کی بات دیارِ رسول (ﷺ) میں
دنیائے دُوں سے دامنِ دل کو چھڑا کے کہ
ان سب کے آگے پیچھے درودِ حضور (ﷺ) پڑھ
فقرات جتنے چاہے تو رب سے دعا کے کہ
منوانے کے لیے ہے یہ محمود لازمی
اپنی گزارشات مدینے میں جا کے کہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے دل میں درودِ پاک کی اُلفت بہم رکھنا
خداوندِ جہاں! جب تک تُو میرے دم میں دم رکھنا
درِ سرکار (ﷺ) پہ یہ حاضری کی شرطِ اوّل ہے
نگاہیں مت اُٹھانا تم وہاں، گردن کو خم رکھنا
مدینے جا کے اپنے ملک کی خاطر دُعا کرنا
جو پاکستان میں رہنا تو پھر طیبہ کا غم رکھنا
مری چشمانِ تر اُن کی محبت کی علامت ہیں
پسندِ خاطرِ سرکار (ﷺ) ہے آنکھوں میں نم رکھنا
چمکتے، نور پھیلاتے رہیں گے چاند اور سورج
انھیں راس آ گیا سرکارِ والا (ﷺ) کا قدم رکھنا
کچھ اِس انداز میں اُس کو نگاہوں میں بسا لینا
بہ ہر لحظہ نظر میں روضۂ شاہِ اُمم (ﷺ) رکھنا
جو کچھ حاجت ہو، جو مانگو رسولُ اللہ (ﷺ) سے مانگو
کسی دُنیا کے بندے سے کوئی اُمید کم رکھنا

ملے سرکار (ﷺ) کی کملی کا سایہ مجھ کو محشر میں
خدایا! تُو براہِ لطف بندے کا بھرم رکھنا

جو محشر ہو، خطر محسوس ہوتا ہو تمازت کا
تو ہاتھوں میں درودِ پاکِ سرور (ﷺ) کا علَم رکھنا

ترے محبوب (ﷺ) کی مولا! شفاعت چاہیے مجھ کو
بقیعِ پاک کے نزدیک تو میرا عدم رکھنا

دیارِ مصطفیٰ (ﷺ) میں بھول جانا اپنی ہستی تک!
یہاں پر بے حقیقت ہے ترا جاہ و حشم رکھنا

درودِ پاک کا وردِ مسلسل اک فضیلت ہے
سعادت ہے بڑی، سرکار (ﷺ) کی نعتیں رقم رکھنا

خدایا! اب ضرورت ہے بڑی تیری توجّہ کی
رسولِ پاک (ﷺ) کی اُمّت پہ تو اپنا کرم رکھنا

تعلق سب سے تو محمودؔ بے شک توڑنا سارے
رسول اللہ (ﷺ) کی نسبت کو لیکن محترم رکھنا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفا کی بات سے ان (ﷺ) کی ردا کی بات چلی
بُصیریؒ پر کرمِ مصطفیٰ (ﷺ) کی بات چلی

جہاں بھی حکمِ خدائے جہاں کا ذکر ہُوا
رسولِ ہر دو جہاں (ﷺ) کی رِضا کی بات چلی

نبی (ﷺ) سے سلسلہ اپنا ہے یوں روابط کا
اِدھر خطا کی، اُدھر سے عطا کی بات چلی

دعائیں دفنِ بقیعِ حضور (ﷺ) کی نکلیں
جونہی کہیں پہ ہماری قضا کی بات چلی

نہ حشر میں تھا ٹھکانا ہماری خوشیوں کا
وہاں جو سرورِ دیں (ﷺ) کی ثنا کی بات چلی

مرے قریب جو کوئی مَرَض کبھی پھٹکا
نبی (ﷺ) کے شہر کی، دارُالشِّفا کی بات چلی

ٹھہر گئی وہ رسولِ خدا (ﷺ) کی سیرت پر
کسی جگہ پہ جو صدق و صفا کی بات چلی

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعت کی محفل کا انعقاد ہُوا
سرِ نشور مرے مُدّعا کی بات چلی

مرے وجود میں رقصِ سرُور زندہ ہُوا
جونہی مدیحِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جزا کی بات چلی

مری نگاہ میں پا کر نمی، فرشتوں میں
دیارِ نور سے اُٹھتی گھٹا کی بات چلی

جونہی رشیدؔ کی بخشش سرِ نشور ہوئی
تو لطفِ سیّدِ ہر دوسرا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات چلی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ربّ عالم کے ہیں محبوب جو سلطانِ عرب (صلی اللہ علیہ وسلم)
عرش سے کم ہے کہاں عرشۂ ایوانِ عرب

ہم رکاب آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے دربانِ عرب
"طائرِ سدرہ نشیں، مُرغِ سلیمانِ عرب"

چہچہاتا ہُوا آتا ہے نظر طیبہ میں
"طائرِ سدرہ نشیں، مُرغِ سلیمانِ عرب"

لاتا لے جاتا تھا پیغام کبوتر کی طرح
"طائرِ سدرہ نشیں، مرغِ سلیمانِ عرب"

کس نے گویائی عطا کی ہے عجم والوں کو
کون ہے جانِ عرب، شانِ عرب، آنِ عرب

میرے سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مولد ہے وہاں، گھر ہے وہاں
یوں مرے دل میں جنم لیتا ہے ارمانِ عرب

معرفت آقا و مولائے جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سمجھو
فضلِ خالق سے اگر تم کو ہو عرفانِ عرب

اختیارات پیمبر (ﷺ) کو خدا نے بخشے
ہیں عوالم کے نگہبان، نگہبانِ عرب

جامعاتی جو نظام آج نظر آتا ہے
اصل ہے اس کی، پیمبر (ﷺ) کا دبستانِ عرب

عبقری پیدا ہوئے، نابغہ اس سے نکلے
ایسا دنیا میں انوکھا تھا دبستانِ عرب

گنگ ہیں میرے پیمبر (ﷺ) کی حدیثیں سن کر
ہوں عجم کے وہ سخنداں کہ سخندانِ عرب

سیّد و سرورِ عالم (ﷺ) کے ثنا گستر تھے
ابنِ رواحہؓ ہوں کہ کعبؓ کہ حسانؓ عرب

سب غلامانِ پیمبر (ﷺ) ہیں ہمارے آقا
ہوں وہ شقرانؓ کہ سالمؓ ہوں کہ سلمانؓ عرب

ساری دُنیا کے مضامین مجسّم دیکھو
اُن کی پیشانی پہ مرقوم ہے عنوانِ عرب

نام لیوا ہیں پیمبر (ﷺ) کے زمانے بھر میں

پھولتا پھلتا نظر آتا ہے بُستانِ عرب

پوری ملّت پہ اثر اس کا ہے، میرے آقا (ﷺ)!
شرقِ اوسط پہ جو ادبار ہے، بُحرانِ عرب

یہ دعا میری رہی، سب کو بُلائیں سرور (ﷺ)
میں جو تھا پچھلے دنوں دوستو، مہمانِ عرب

مکّہ و طیبہ کے محمود حرم ہیں اس جا
اہلِ اسلام پہ بے شک ہے یہ احسانِ عرب

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خطر نہیں اب مجھے فنا کا، پہنچ گیا ہوں درِ نبی (ﷺ) پر
میں راہرو ہوں رہِ بقا کا، پہنچ گیا ہوں درِ نبی (ﷺ) پر
جو میں نے اپنایا عاجزی کو فروتنی اختیار کر لی
ہُوا میں دشمن جونہی اَنا کا، پہنچ گیا ہوں درِ نبی (ﷺ) پر
فضائے طیبہ جو میں نے چاہی، جو دیکھنا چاہا سبز قُبّہ
ہُوا جو میں ملتمس عطا کا، پہنچ گیا ہوں درِ نبی (ﷺ) پر
میں چاہتا تھا کہ دست بستہ ہُوں آگے اُن کے مُواجہہ کے
محب اُحُد کا تھا اور قُبا کا، پہنچ گیا ہوں درِ نبی (ﷺ) پر
جو میری عُسرت سے، معصیت سے بخوبی واقف رہے ہمیشہ
ہے اُن کے اعصاب پر دھما کا، پہنچ گیا ہوں درِ نبی (ﷺ) پر
ہے میری چاہت، مری عقیدت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں
کرم ہے درکار اب قضا کا، پہنچ گیا ہوں درِ نبی (ﷺ) پر
بقیع غرقد میں دفن ہونے کی میری خواہش ہوئی جو پوری
اثر سمجھنا اِسے دعا کا، پہنچ گیا ہوں درِ نبی (ﷺ) پر
سبب ہے محمودؔ اس کا واحد، درود و نعت رسولِ اکرم (ﷺ)
کرم ہُوا اس لیے خدا کا، پہنچ گیا ہوں درِ نبی (ﷺ) پر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رکھتی ہے نصف صدی نعت سرائی میری
اک یہ عادت ہے جو سرکار (ﷺ) کو بھائی میری
جتنے احکام پیمبر (ﷺ) کے ہیں، ان کو مانوں
عقل دے رب تو اِسی میں ہے بھلائی میری
میں کسی وقت نہیں "صَلِّ عَلیٰ" سے غافل
سچ کہوں تو ہے فقط اتنی کمائی میری
حبِّ سرکار (ﷺ) سے جن لوگوں کے دل خالی ہیں
ایسے بندوں سے نہ کیسے ہو لڑائی میری
سرِ میزاں جو اُٹھی چشمِ عنایت ان (ﷺ) کی
ہو گئی حرفِ غلط ساری بُرائی میری
اپنے اعمال تو جیسے ہیں، وہ میں جانتا ہوں
ہو گی صرف ان (ﷺ) کی شفاعت سے رہائی میری
میں نے پائی ہے جو مختار نبی (ﷺ) کی چوکھٹ
ہر گدا سے ہے الگ طرزِ گدائی میری

نعت کے ضمن میں واللہ! کیا کرتی ہے
فکرِ اقبالؒ و رضاؒ راہ نمائی میری
آئی فی الوقت مرے واسطے ان کی امداد
پہنچی سرکار (ﷺ) کے در تک جو دہائی میری
مجھ کو الطاف پیمبر (ﷺ) پہ یقیں پختہ ہے
ہو گی ہر سال مدینے میں رسائی میری
اپنے محمودؔ کو سرکار (ﷺ) نظر میں رکھیں
عرض پہنچانا مدینے، مرے بھائی! میری

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدح گستر کے، ثنا گر کے ردیف و قافیہ
ہیں مقدس نعتِ سرور (ﷺ) کے ردیف و قافیہ
اردگرد آقا (ﷺ) کے شہرِ پاک کے ہیں روز و شب
ماہ و نجم و شاہِ خاور کے ردیف و قافیہ
عظمتِ سرکارِ والا (ﷺ) کے مضامیں باندھنا
شعر کہنا سامنے دھر کے ردیف و قافیہ
قصد جس دم مدحِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کا میں کروں
کیوں معاون ہوں نہ احقر کے ردیف و قافیہ
یادِ محبوبِ خدائے پاک (ﷺ) کے مضمون ہیں
اور بنے ہیں دیدۂ تر کے ردیف و قافیہ
نعتیں ویسے تو مُرَدَّف ہی کہا کرتے ہیں ہم
چھپ بھی جاتے ہیں کبھی ڈر کے ردیف و قافیہ
نثر مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) کی اس سے اچھی ہے کہیں
کیوں رکھیں ہم مال کے، زر کے ردیف و قافیہ

سیرتِ منظوم تب میں نے پیمبر (ﷺ) کی لکھی
ہاتھ جب آئے مقدر کے ردیف و قافیہ

حمدِ ربّ و نعتِ پیغمبر (ﷺ) کو مت سمجھو الگ
لاؤ تو لاؤ برابر کے ردیف و قافیہ

جب خدا کرتا ہو خود توصیفِ شاہِ مُرسلاں (ﷺ)
کیا کریں اُس دم سخنور کے ردیف و قافیہ

جاننا ہر نعت کو خلّاقِ عالم کی عطا
مت سمجھنا مدح گُستر کے ردیف و قافیہ

آ نہیں سکتے گرفتِ فکر میں محمودؔ کی
روضۂ آقا (ﷺ) کے منظر کے ردیف و قافیہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دیدِ سرکار (ﷺ) کو ہے آنکھ کا نم چشم براہ
اور ساتھ اس کے ہے گردن کا بھی خم چشم براہ

نعتِ محبوبِ خداوندِ دو عالم (ﷺ) کے لیے
اذنِ خالق کو ہے ہر وقت قلم چشم براہ

کیوں نہ ہو چشمِ عنایات و عطائے سرور (ﷺ)
ہم رہا کرتے ہیں جب سُوئے کرم چشم براہ

خواب میں پائے زیارت کبھی مجھ سا عاصی
اس حوالے سے تو ہوتا ہوں میں کم چشم براہ

ہے یقیں، اب کے بُلائیں گے مدینے آقا (ﷺ)
گھر کے افراد ہیں اک عرصے سے ہم چشم براہ

دیدِ سرکار (ﷺ) سے مشروط ہے میرا مرنا
دیکھنا تم مرا اُکھڑا ہُوا دم چشم براہ

یوں ملا کرتی ہے محمودؔ ثنا کی توفیق
میں شب و روز جو ہوں رب کی قسم چشم براہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں کریں ہم زندگی اپنی مقدر کے سپرد
کرچکے ہیں ہم اسے اپنے پیمبر (ﷺ) کے سپرد

جب بقیعِ پاک کی جانب سے آیا سامنے
میری آنکھیں ہو گئیں روضے کے منظر کے سپرد

پیشِ سرور (ﷺ) میرا محضر شعر کی صورت میں ہے
عرضیاں کرتا ہوں میں ہر روز محضر کے سپرد

میری ساری خواہشیں پوری ہوئی جاتی ہیں یوں
میں نے ساری خواہشیں کردی ہیں سرور (ﷺ) کے سپرد

وہ ہمیں سرکار (ﷺ) کے بارے میں پوچھیں گے ضرور
جب نکیرینِ لحد کے ہوں گے ہم مر کے سپرد

تھے نمونہ مصطفیٰ (ﷺ) خودِ اختیاری فقر کا
کیوں ہوئے جاتے ہیں بندے مال کے، زر کے سپرد

نعت گو محمودؔ کے جتنے بھی یارو، کام ہیں
یا تو داور کے ہیں یا محبوبِ داور (ﷺ) کے سپرد

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کا ہی ہے، پیمبر (ﷺ) کا عرفان بھی
یہ حدیثیں بھی کہتی ہیں، قرآن بھی

قولِ سرکار (ﷺ) ہے رب کا فرمان بھی
دو اسے چاہے تم کوئی عنوان بھی

ان کے ناعت بھی، ممنونِ احسان بھی
میری تخییل بھی، میرا وجدان بھی

مصطفیٰ (ﷺ) رب کے محبوب ثابت ہوئے
ہے یہی ربِ عالم کا اعلان بھی

اُمتی ہونا ان (ﷺ) کا، ہے خوش قسمتی
اِس کو کہتا ہے رب اپنا احسان بھی

کس قدر ہے بڑا نعت کا کینوس
ساتھ رب کے، فرشتے بھی، انسان بھی

پائیں تسکیں بھی تقلید سرکار (ﷺ) میں
دور ہوں لازماً اپنے بحران بھی

دیکھ کر تو اُویسِ قرنؓ کی طرف
جادۂ عشقِ سرکار (ﷺ) پہچان بھی

اُسوۂ مصطفیٰ (ﷺ) کو کریں رہنما
راہ مشکل تو ہے، پر ہے آسان بھی

ہے سراسر غلط، ایسا ممکن نہیں
ان (ﷺ) کا ذاکر نہ ہو، ہو مسلمان بھی

میں نے ہر کام چھوڑا ہے سرکار (ﷺ) پہ
مجھ کو دیکھا کسی نے پریشان بھی؟

عاصیوں پر نگاہِ شفاعت پڑی
اُن کے پیچھے نظر آیا رضوان بھی

میرے لب پر بھی ہے مدحتِ مصطفیٰ (ﷺ)
بولتے ہیں مرے سارے دیوان بھی

نعت گو ہوں، مرے رہنماؤں میں ہیں
ابنِ رواحہؓ بھی، کعبؓ و حسانؓ بھی

ہیں تعلق کی پہنائیاں دور تک
میں بھی محمودؔ ناعت ہوں، رحمان بھی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بیاں نکتہ کیا ہاتف نے یہ آقا (ﷺ) کے شاعر سے
ثنا ہو معتبر الفاظ میں افکارِ نادر سے

وہاں بھی مصطفیٰ صلِ علیٰ ہی کی نبوت تھی
جو دیکھا میں نے اوّل میں، جو پوچھا میں نے آخر سے

رسولِ محترم (ﷺ) کے ذکرِ خوش میں چہچہاتا ہوں
یہی سیکھا ہے میری فکر نے طیبہ کے طائر سے

نہ کہیے اس کو گر اعجاز آقا (ﷺ) کا تو کیا کہیے
کرایا صدق کو تسلیم ہر منکر نے، کافر سے

میں اپنی زندگی سے مطمئن یوں ہوں کہ رکھتا ہوں
توکّل اپنے یاور پر، توقع اپنے ناصر سے

وگرنہ ہوتی میری زندگی ظلمات کی زد میں
ملا نورِ بصیرت مجھ کو طیبہ کے مناظر سے

میں اپنے نعت گو ہونے پہ رب کا شکر کرتا ہوں
رسولِ پاک (ﷺ) خوش کیسے نہ ہوں گے ایسے شاکر سے

مدد کرتے ہیں ہر اک اُمّتی کی وہ اگر مانگے
ملی ہیں قدرتیں ایسی مرے آقا (ﷺ) کو قادر سے

ادب ملحوظ رکھے جاگتے سوتے مدینے کا
توقع ہے تو ہے اتنی مری طیبہ کے زائر سے

مری تو زندگی کا "نکتۂ واحد" مدینہ ہے
وہاں سے واپسی کے ساتھ ہی تیار ہوں پھر سے

مرے وجدان نے میری یہ خواہش پختہ تر کی ہے
چھُوں گا مَیں نبی (ﷺ) کے شہر میں قیدِ عناصر سے

ہدایت ہے مجھے محمودؔ سرکارِ معظمؐ (ﷺ) کی
کہ میں رکھوں تعلق مستقل باطن کا ظاہر سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ (ﷺ) کے ذکر کو خالق نے رفعت بخش کر
بھیجا دنیا میں انھیں ہر ایک عظمت بخش کر

عہد اس بارے میں خلاقِ جہاں نے لے لیا
انبیاءؑ پر میرے آقا (ﷺ) کو فضیلت بخش کر

شان محبوبِ مکرم (ﷺ) کی بڑھا دی اور بھی
لامکاں میں خالقِ عالم نے قربت بخش کر

رب نے اپنے تک رسائی کو مسلماں کے لیے
کر دیا آساں پیمبر (ﷺ) کی وساطت بخش کر

بخشی وقعت چشمِ رحمت کو خدائے پاک نے
عاصیانِ اُمّتِ آقا (ﷺ) کو جنت بخش کر

عادی رب نے کر دیا مجھ کو نبی (ﷺ) کی نعت کا
کیا کرم مجھ پر کیا ہے اک یہ عادت بخش کر!

بدّوؤں اعرابیوں کو رُتبے سرور (ﷺ) نے دیے
جاہ و حشمت کر کے بخشش، شان و شوکت بخش کر

حیثیت بخشی صحابہؓ کو رسولِ پاک (ﷺ) نے
دے کے علم و دانش و حکمت، ہدایت بخش کر

دیکھا جو سرکار (ﷺ) نے عاملِ درودِ پاک کا
بھیجا جنّت میں اُسے بخشش کا خلعت بخش کر

چادرِ صحت بُصیریؒ کو عطا کی آپ (ﷺ) نے
خواب کے ماحول میں ان کو زیارت بخش کر

اوج بخشا مصطفیٰ (ﷺ) نے غازی علم الدّینؒ کو
ازدیادِ لطف کی صورت شہادت بخش کر

رب نے ثروت مسندِ اعظم کر دیا محمودؔ کو
الفتِ سرکار ہر عالم (ﷺ) کی دولت بخش کر

☆☆☆

کتاب ’’شاعرِ نعت: راجا رشید محمودؔ‘‘ از ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ کی تقریبِ پذیرائی (۱۳۔ دسمبر ۲۰۰۵) پر

تنی ہے یوں سرِ محمودؔ پر ردائے نعت
ہے اُس کا دامنِ دل اور ہے عطائے نعت

دل و دماغ، مکان و حیات، مال اولاد
ہے وقف جس کی ہر اک چیز ہی برائے نعت

چُنا گیا ہے وہ بس مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) کے لیے
کبھی نہ بھائے اُسے، جو بھی ہو ورائے نعت

کہی ہے سب سے زیادہ اُسی نے اُردو نعت
ہے مہربان ہُوا اُس پہ یوں خدائے نعت

فضا درود پڑھے، تو ہُوا ہو عنبر بار
دلوں پہ وجد ہو، محمودؔ جب سنائے نعت

عدو ہزار جتن کر کے دیکھ لیں بے شک
مگر گرے نہ کبھی جس کو بھی اٹھائے نعت

کیا ہے ذکر جو سُلطانؔ شاہ نے اُس کا
ہُنر سے اُس نے سمیٹا ہے ماجرائے نعت

مری دُعا ہے کہ دونوں ہی کو نوازے رب
ہمیشہ اِن کے سروں پر رہے ہُمائے نعت

مرے بھی کاسۂ جاں میں الٰہی نعتیں ڈال
ترے حضور ہے خم انورؔ گدائے نعت

پروفیسر افضال احمد انورؔ (فیصل آباد)

کتاب ''شاعرِ نعت: راجا رشید محمود'' از ڈاکٹر سیّد محمد سلطان شاہ
کی تقریبِ پزیرائی (۱۳۔دسمبر ۲۰۰۵) پر

خوشبوؤں سے آگہی کا روشنی کا راستہ
چُن لیا محمود نے عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا راستہ

ہر گھڑی طیبہ کی باتیں' ہر گھڑی ذکرِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
فکر کے کشکول میں سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدحت کے پھول

تجھ کو سلطانِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گدائی مل گئی
اُن کا در کیا مل گیا' ساری خدائی مل گئی

شاعرِ دربارِ شاہ دوسرا (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا مقام
اے ثنا خوانِ حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھ کو سلام

ماہنامہ ''نعت'' کی صورت کیا روشن چراغ
جس کی ضو سے مستفیض اہلِ قلم اہلِ دماغ

ہر مہینے محفلِ ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اہتمام
نعت نئے اسلوب لکھنا' سوچنا' کرنا کلام

ہے دعا آخر میں جاوید کی یہی تیرے لیے
تُو جیے محمود تو حُبِّ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جیے

غضنفر جاوید چشتی (گجرات)

کتاب ''شاعرِ نعت: راجا رشید محمود'' از ڈاکٹر سیّد محمد سلطان شاہ
کی تقریبِ پزیرائی (۱۳۔دسمبر ۲۰۰۵) پر

تجلیاتِ نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۴۲۶ھ

حبیبِ حق تعالیٰ کا ہے واصف — یہی ہے افتخارِ شاعرِ نعت
ثنائے اجملِ طیبہ شب و روز — ہے پاکیزہ شعارِ شاعرِ نعت
خدا نے بہرِ توصیفِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) — چُنے لیل و نہارِ شاعرِ نعت
خجستہ طالعی مشفق ہے اس پر — سعادت دوستدارِ شاعرِ نعت
زمانے میں فزوں سے ہے فزوں تر — بہ ہر ساعت وقارِ شاعرِ نعت
ہے میرا بھی پسندیدہ و مرغوب — دل آرا لالہ زارِ شاعرِ نعت
پزیرائی مسلسل پا رہا ہے — عظیم و خوب کارِ شاعرِ نعت
یہ تقریبِ مبارک ہے یقیناً — دلیلِ اعتبارِ شاعرِ نعت
ریاضِ نعت اس کا اور زیبا — کرے پروردگارِ شاعرِ نعت!

کہی ''زیبائی'' سے تاریخ اس کی
''تعالی اللہ وقارِ شاعرِ نعت''
۳۰ + ۱۹۷۵ = ۲۰۰۵ء

''غبارِ راہِ طابہ'' (۱۴۲۶ھ)

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

اللّٰھم صلِّ وسلّم وبارک علیٰ

سیّدنا ومولٰینا

محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وعلیٰ اٰبآئہٖ واٰلہٖ واصحبہٖ

اے اللہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ان کے آباءِ عظام، آلِ اطہار اور صحابہ کرام

(رضی اللہ عنہم) پر درود و سلام اور برکت بھیج